(EDITORIAL) اداریہ

ہماری مظلومیت: مقطع اور آگے

پچھلے کچھ مہینوں سے ماہ وسال پر حاوی 'ہماری مظلومیت' کے سلسلہ میں بات ہورہی ہے۔اس بارے میں یہ بات بہرحال قابل قدر ہے کہ اس مظلومیت ہم نے بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا اور مثبت انداز میں۔تبھی تو انتقاماً بھی منفی رویہ کو اپنایا نہیں، کسی بھی جذباتی رو میں اپنے آپے سے باہر نہ ہوئے۔ یہ غالباً اپنے رہبران حق کی تعلیمات کا ظہور اور ان کی صحیح پیروی کا نتیجہ ہے۔ یہ تو رہی ومنظور ہے گذارش احوال واقعی، آگے مقطع کی کھٹک، کسک، جھجک۔۔۔۔۔(دعا ہے مقطع منفیت کا مارا نہ ہونے پائے اور اثر میں بھی منفی عنصر سے بچا رہے۔)

ظاہر ہے، اتنے عرصہ سے اور اس حد تک کسی چیز سے وابستگی کا سیدھا مطلب اس چیز کا نفسیات میں رچ بس جانا ہی نہیں بلکہ اسی میں ذہنیت کا ڈھل جانا ہے جس کا اثر عمل میں قدم قدم پر ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بے شک اجتماعی حیثیت سے ہم مظلومیت سے ہم آہنگ ہیں۔ یہ تاریخی سچ آج کا بھی سچ ہے۔ جب یہ اجتماعی یا سماجی سچ ہے تو اسی قوت سے اسے انفرادی سچ بھی ہونا چاہئے۔ یہی بات ہمیں خود احتسابی کی خاص اور تاکیدی دعوت دیتی ہے۔اس خود احتسابی میں 'مظلومیت' کا جامع مفہوم اپنے دل ودماغ میں واضح بھی ہونا چاہئے۔ کسی بھی ذریعہ، کسی بھی طرح، کسی بھی قیمت پر ظلم (ناانصافی کہنا زیادہ ٹھیک لگتا ہے) کی بو کو بھی ہمارے آس پاس پھٹکنا نہیں چاہئے۔ ہماری ذات، ہمارے ماتحت اور زیر اثر لوگ، جماعت یا ادارے وغیرہ میں ہلکی سی بھی ناانصافی کا گزر بھی ہونا نہیں چاہئے۔(اسلامی تعلیمات میں کسی گناہ کو ہلکا سمجھنا گناہ کبیرہ تک پہنچ جاتا ہے۔) بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے نام سے، یا کسی چھوٹے بڑے سیاسی، سماجی، معاشی، تجارتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفاد کی خاطر، زمانے کی مشکلوں اور سختیوں کے بہانے، یا دنیا میں بقا کے لئے جدو جہد Struggle for Existence کے شاخسانہ پر ہمیں ناانصافی کے ساتھ کسی راہ سے، کسی قیمت پر، کسی عنوان سے سمجھوتہ کرنا نہیں چاہئے؛ چاہے اس کے لئے خوشنما سے خوشنما تاویل ہمارے ذخیرہ میں ہو، چاہے ہم کسی سرکار یا کسی بالادست طاقت کی گرفت سے دور ہی کیوں نہ ہوں یا ہم ان سے بچنے کے جگاڑ کے بڑے ماہر ہی کیوں نہ ہوں، چاہے ہم اپنے ضمیر کی ملامت سے کتنے ہی بے پرواہ ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ اگر ناانصافی سے ہماری کچھ بھی صاحب سلامت ہے، کچھ بھی راہ ورسم ہے، کچھ بھی لینا دینا ہے تو ہمیں سوچنا چاہئے، کیا ہم کسی عنوان سے اپنی اس تاریخی مظلومیت سے کٹے کٹے تو نہیں ہیں۔اس طرح کہیں ہم اپنی تاریخی شناخت گنواتے ہوئے اپنی تاریخ سے دور تو نہیں ہوئے جارہے ہیں!! خود اپنے سے دور دور ہونا (چاہے آپے سے باہر نہ بھی ہوں)، اپنی شناخت سے دور ہونا، اپنی تاریخ سے دور ہونا کیا معنی؟ اس کے بعد سانس تو چاہے لیتے رہیں، پر زندہ نہیں رہ سکتے۔

آگے خدا حافظ ہے۔

(م۔ر۔عابد)